دار الإفتاء

سائٹ پر آن لائن اکاؤنٹ بنا کر پیسے کمانے کا حکم

ادارہ

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

آج کل انٹرنیٹ پر آن لائن کھاتے کے حوالے سے بہت سی سائٹ ہیں، جن پر اکاؤنٹ بنا کر ان کے طریقے سے کام کرکے پیسے کمائے جاسکتے ہیں۔

آن لائن کمانے کے حوالے سے ایک پاکستانی سائٹ ہے: ’’www.paywao.com‘‘ اس کا طریقہ کار یہ ہے کہ پہلے اس میں ’’Email ID‘‘ سے Register ہوں، پھر ۲ ڈالر پے (ادا) کریں گے، تو یہ سائٹ آپ کا اکاؤنٹ Upgrade کرے گی، آپ روزانہ کچھ Adds , Banner , Video دیکھ کر کچھ پیسے کما سکتے ہیں، مگر وہ پیسے بہت ہی کم ہیں، اس کو مزید بڑھانے کے لیے آپ اس سائٹ کی Publicity کریں اپنے لنک کے ساتھ، تاکہ جو بھی اس میں اپنا اکاؤنٹ کھولے گا میرے لنک کو استعمال کرکے تو وہ آگے جو بھی کام کرے گا تو اس کا کچھ Profit یا Commition مجھے ملے گا۔

جتنے بھی لوگ میرا لنک استعمال کرکے اس میں اکاؤنٹ کھولیں گے اور آگے کام کریں گے تو اس طرح میرا Profit بڑھے گا۔

جناب کیا اس طرح کی سائٹ پر کام کرنا اور اس کی Publicity کرنا جائز ہے؟ آپ بھی اس www.paywao.com کو دیکھ لیں، اور ہماری رہنمائی فرمائیں، آج کل بہت سے لوگ بنا تحقیق کے اس طرح کے کام کررہے ہیں۔

جناب! آپ حضرات نے بہت سی سائٹ کی تحقیق کی ہوگی، اگر وہ صحیح ہیں تو برائے مہربانی ان سائٹ کا پتہ بتادیں، تاکہ ہمیں انٹرنیٹ پر آن لائن کمانے کے حوالے سے صحیح جگہ سے ہی کام کرنے کا موقع مل جائے۔ مستفتی: محمد عمیر، جمشید روڈ، کراچی

الجواب حامدًا ومصلیًا

اس سائٹ کے اس صفحہ پر https://www.paywao.com/u.php?work جس میں تمام ہدایات درج ہیں، اس سائٹ سے اس پر کام کرکے پیسہ کمانے کا جو طریقہ کار لکھا ہے، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ:

نیا شخص اس میں ۲ ڈالر دے کر اپنا اکاؤنٹ بناتا ہے، پھر سائٹ کی جانب سے اس کو مختلف ایڈز اور ویڈیوز دیکھنے کے لیے بتائی جاتی ہیں، جس میں اس کو ہر ایڈ دیکھنے کا کچھ معاوضہ دیا جاتا ہے۔ (ان ایڈز کے دیکھنے کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ جن لوگوں نے یہ ایڈ لگائے ہوتے ہیں، ان کو یہ بتایا جاتا ہے کہ آپ کے ایڈ کو اتنے ہزار افراد دیکھ چکے ہیں) یہ ایڈز مختلف چیزوں کے ہوتے ہیں، جس میں خواتین کی تصاویر کو بھی دیکھنا پڑتا ہے۔ اس کمائی کو بڑھانے کے لیے یہ شخص اس سائٹ کی Multi-Level Marketing کے ذریعے پبلسٹی کرتا ہے اور نئے اکاؤنٹ بنواتا ہے، ہر ایک کے اکاؤنٹ بنانے پر اس کو اس میں سے کمیشن دیا جاتا ہے اور یہ نئے لوگ جن نئے لوگوں کو متعارف کرائیں گے، اس میں سے اس پہلے اکاؤنٹ والے کو بھی حصہ دیا جائے گا۔ اب اگر یہ شخص اپنا یہ کمایا ہوا پیسہ نکلوائے گا تو اس میں سے اس کو دس فیصد رقم سائٹ والوں کو دینی ہوگی۔

اس طریقہ کار پر کام کرکے پیسہ کمانا درج ذیل وجوہات کی بنا پر ناجائز ہے:

۱:- اس میں ایسے لوگ اشتہارات کو دیکھتے ہیں جن کا یہ چیزیں لینے کا کوئی ارادہ ہی نہیں، بائع کو ایسے دیکھنے والوں کی تعداد میں اضافہ دکھانا جو کہ کسی طرح بھی خریدار نہیں، یہ بیچنے والے کے ساتھ ایک قسم کا دھوکہ ہے۔

۲:- تصویر کسی بھی طرح کی ہو، اس کا دیکھنا جائز نہیں، لہٰذا اس پر جو اُجرت لی جائے گی، وہ بھی جائز نہ ہوگی۔

۳:- ان اشتہارات میں خواتین کی تصاویر بھی ہوتی ہیں، جن کا دیکھنا بدنظری کی وجہ سے مستقل گناہ ہے۔

۴:- اس طریق میں جس طریق پر اس سائٹ کی پبلسٹی کی جاتی ہے جس میں پہلے اکاؤنٹ بنانے والے کو ہر نئے اکاؤنٹ بنانے والے پر کمیشن ملتا رہتا ہے، جب کہ اس نے اس نئے اکاؤنٹ بنوانے میں کوئی عمل نہیں کیا، اس بغیر کسی کام کے کمیشن لینے کا معاہدہ کرنا اور اس پر اُجرت لینا

بھی جائز نہیں۔

۵:- شریعت میں بلا محنت کی کمائی کی حوصلہ شکنی کی گئی ہے اور اپنی محنت کی کمائی حاصل کرنے کی ترغیب ہے اور اپنے ہاتھ کی کمائی کو افضل کمائی قرار دیا ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

''عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْكَسْبِ أَطْيَبُ؟ قَالَ: ''عَمَلُ الرَّجُلِ بِيَدِهٖ، وَكُلُّ بَيْعٍ مَّبْرُوْرٍ.'' (شعب الایمان، ج:۲،ص:۴۳۴)

''آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ سب سے پاکیزہ کمائی کونسی ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ: آدمی کا خود اپنے ہاتھ سے محنت کرنا اور ہر جائز اور مقبول بیع۔''

''قوله: (مبرور) أي مقبول في الشرع بأن لا يكون فاسدًا، أو عند الله بأن يكون مثاباً به.'' (شرح المشکاۃ للطیبی، الکاشف عن حقائق السنن، ج:۷،ص:۲۱۱۲)

لہٰذا حلال کمائی کے لیے کسی بھی ایسے طریقے کو اختیار کرنا چاہیے کہ جس میں اپنی محنت شامل ہو، ایسی کمائی زیادہ بابرکت ہوتی ہے:

''مطلب في أجرة الدلال، قال في التتارخانية: وفي الدلال والسمسار يجب أجر المثل، وما تواضعوا عليه أن في كل عشرة دنانير كذا، فذاك حرام عليهم. وفي الحاوي: سئل محمد بن سلمة عن أجرة السمسار، فقال: أرجو أنهٗ لا بأس به وإن كان في الأصل فاسدًا لكثرة التعامل وكثير من هٰذا غير جائز، فجوزوه لحاجة الناس إليه كدخول الحمام.'' (شامی، ج:۶،ص:۶۳)

''الإجارة على المنافع المحرمة كالزنى والنوح والغناء والملاهي محرمة وعقدها باطل لا يستحق به أجرة. ولا يجوز استئجار كاتب ليكتب لهٗ غناءً ونوحًا، لأنهٗ انتفاع بمحرم. وقال أبو حنيفةؒ: يجوز، ولا يجوز الاستئجار على حمل الخمر لمن يشربها، ولا على حمل الخنزير.'' (الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، ج:۱،ص:۲۹۰)

فقط واللہ اعلم

الجواب صحیح	الجواب صحیح	الجواب صحیح	کتبہ
ابوبکر سعید الرحمٰن	محمد عبدالقادر	رفیق احمد بالاکوٹی	محمد عمر رفیق
			متخصص فقہ اسلامی

جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی